جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

ایڈیٹر:- صادق محمد طاہر

جلد نمبر 4 ماہ تبوک، اخاء 1377 ہجری شمسی مطابق ستمبر، اکتوبر 1998ء شمارہ نمبر 9-10

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تدبیر اور دعا دونوں کا پورا حق ادا کرنا چاہیئے، فضل ہمیشہ خدا کی طرف سے آتا ہے

"تدبیر اور دعا دونوں کا پورا حق ادا کرنا چاہیئے۔ تدبیر کر کے سوچے اور غور کرے کہ میں کیا شے ہوں۔ فضل ہمیشہ خدا کی طرف سے آتا ہے۔ ہزار تدبیر کرو ہرگز کام نہ آوے گی جب تک آنسو نہ بہیں، سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا۔ ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہؤا۔ ہر روز دیکھنا چاہیئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔ نماز کی ظاہری صورت پر اکتفا کرنا نادانی ہے۔ اکثر لوگ رسمی نماز ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں جیسے ایک ناواجب ٹیکس لگا ہؤا ہے۔ جلدی گلے سے اُتر جاوے۔ بعض لوگ نماز تو جلدی پڑھ لیتے ہیں لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہیں کہ نماز کے وقت سے دُگنا تگنا وقت لے لیتے ہیں حالانکہ نماز تو خود دعا ہے جس کو یہ نصیب نہیں ہے کہ نماز میں دعا کرے اس کی نماز ہی نہیں۔ چاہیئے کہ اپنی نماز کو دُعا سے مثل کھانے اور سرد پانی کے لذیذ اور مزیدار کر لو ایسا نہ ہو کہ اس پر ویل ہو۔"

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 370)

ایک معروف میلہ Kielerwoche میں جماعت احمدیہ Kiel کا بک سٹال

ہزاروں افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا ———— وسیع پیمانے پر لٹریچر کی تقسیم

مکرم محمد شفیق صاحب طاہر سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ Kiel کی آمدہ رپورٹ کے مطابق Kieler woche میں جماعت احمدیہ Kiel کو ایک تبلیغی سٹال لگانے کی توفیق ملی۔ (الحمدللہ) پروگرام کے مطابق سٹال کا افتتاح مؤرخہ 20 جون 1998ء کو شام ساڑھے نو بجے ہؤا جس میں جماعت مقامی کے احباب کے علاوہ ریجن سے محترم کولمبس خان صاحب ریجنل امیر، محترم ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس مربی سلسلہ، محترم منیر احمد صاحب باجوہ ریجنل ناظم انصار اللہ اور خاکسار (منور احمد آصف ریجنل قائد مجلس خدام الاحمدیہ) کے علاوہ چھ دیگر احباب نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر محترم ڈاکٹر محمد جلال صاحب شمس مربی سلسلہ اور محترم ریجنل امیر صاحب نے اس سٹال کی اہمیت کے پیش نظر موجود احباب کو نصائح کیں اور مختلف ھدایات دیں۔ افتتاحی دعا محترم ریجنل امیر صاحب نے کروائی۔

Kielerwoche اپنے علاقہ میں ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے جس میں ہر سال ہزاروں لوگ قریبی ممالک سے بھی شامل ہوتے ہیں۔ دنیاوی طور پر یہ تہوار گمراہی کے عمیق اور متموج سمندر میں بہتے ہوئے انسانوں کے سیلاب کا منظر پیش کرتا ہے تاہم اس بہاؤ کے مخالف بعض سعید فطرت لوگوں کے ضمیر کو بیدار کرنے اور نور ھدایت کی طرف متوجہ کرنے کے لئے یہ سٹال لگانے کی سعی کی گئی جو بفضل تعالیٰ نہایت کامیاب رہی۔ مختلف دلکش بینرز اور دیدہ زیب لٹریچر کی اپنی اپنی جگہ مختلف زبانوں میں تختیاں آویزاں تھیں۔ پھر اس میں MTA کے پوسٹرز کے علاوہ ٹیلیویژن پر جرمن زبان میں حضور اقدس کی مجلس سوال و جواب نے اس سٹال میں ایک حسن پیدا کر دیا اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچی۔ بالخصوص کلمہ طیبہ کا بینر بے شمار لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔

اس موقع پر بارہ سے زائد زبانوں میں لٹریچر سجایا گیا جن میں 30 عدد قرآن کریم (24 جرمن، 4 انگلش، ایک ترک، ایک پولش) اور 400 کی تعداد میں مختلف زبانوں میں لٹریچر تقسیم ہؤا۔ یہ سٹال روزانہ صبح 9:30 تا رات 11:00 بجے کھلا رہتا تھا۔ احباب جماعت کی کثیر تعداد نے پلان کے مطابق ڈیوٹیاں دیں۔

باقی صفحہ 2 پر

دعوت الی اللہ کے میدان میں ریجن Württemberg اور جماعت احمدیہ Kiel کی قابل تقلید مساعی کا تذکرہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی تعمیل میں جہاں ساری جماعت حتی المقدور دعوت الی اللہ میں مصروف عمل ہے۔ ریجن ہذا میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اکثر جماعتیں پورے اخلاص اور جوش سے تبلیغی پروگرام منعقد کر رہی ہیں۔ اپریل تا جون کے دوران جماعت Renningen، Bietigheim اور Stuttgart کی جماعتوں میں انتہائی کامیاب اور پر اثر نشستوں کا انعقاد کیا گیا۔

Renningen جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے داعیان الی اللہ کی ایک انتہائی پر جوش اور مخلص ٹیم ہر انداز سے تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ سہ ماہی مذکورہ میں 2 ترک میٹنگز کروائی گئیں جن میں 11 افراد نے شرکت کی محترم مربی صاحب نے نہایت اعلیٰ اور مؤثر انداز میں اسلام اور احمدیت کو متعارف کروایا۔

حسب معمول ماہ مئی میں جماعت ہذا نے Weilder Stadt میں اشیائے خوردنی کا سٹال لگایا۔ پکوڑے، سموسے اور آلو کی ٹکیاں پیش کی گئیں۔ 480,- مارک کی آمدن ہوئی جو کہ ریڈ کراس کو عطیۃً دی گئی۔ ہر ماہ یہ سٹال یقیناً جوش اور لگن کے بغیر نہیں لگ سکتے اس لئے احباب سے ان خادمین سلسلہ کے ساتھ ساتھ ان خواتین کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھنے کی درخواست ہے جو گھروں میں یہ اشیاء تیار کرتی ہیں۔

3 اپریل کو ایک سکول سے وقت لے کر مکرم سعید گیسلر صاحب اور قاسم اُنگر صاحب کو دعوت دی گئی جنہوں نے 3 کلاسوں کے 70 بچوں کو اسلام کا تعارف کروایا بعد ازاں انکے سوالاتِ کے تسلی بخش جوابات بھی دیئے۔

جماعت Bietigheim نے بھی اس سہ ماہی میں انتہائی جوش سے البانین اور بنگلہ نشستیں منعقد کروائیں۔ جن کے نتیجہ میں 40 البانین افراد نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ (الحمدللہ)

جماعت Stuttgart-West بھی بڑی تیزی سے تبلیغ کے میدان میں داخل ہوئی ہے۔ جس نے ماہ مئی میں 3 عرب نشستیں کروائیں جن میں 15 افراد نے شرکت کی۔ طلباء کے ہوسٹلز کا دورہ کیا گیا۔ جن میں 300 طالب علموں میں ترکی، جرمن، عربی اور فارسی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ لجنہ نے بھی 18 کتب تقسیم کیں، جرمن خاندانوں کی دعوتیں کی گئیں۔ اس کے علاوہ جماعت Waldshut, Ebingen, Reutlingen, Wernau, Böblingen میں چھوٹے پیمانے پر جرمن نشستیں منعقد ہوئیں جن میں 41 جرمن افراد نے شرکت کی۔ مرکز سے مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش کی بیٹی اور ایک جرمن معلمہ، مبارک جورجی صاحب اور ڈاکٹر حسین باجوہ صاحب نے شرکت کی۔

باقی صفحہ نمبر ۳ پر

ریجن Hessen-Mitte کے واقفینِ نو کا پہلا کامیاب اجتماع

دلچسپ علمی، ورزشی مقابلہ جات

ریجن Hessen-Mitte کے واقفین نو کا پہلا اجتماع مؤرخہ 6 ستمبر 1998ء کو احمدیہ مسلم سنٹر Nidda میں منعقد کیا گیا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت ریجنل امیر مکرم مبارک احمد صاحب چٹھہ نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد ریجن کے سیکرٹری وقف نو مکرم انیس احمد صاحب نے اجتماع کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے حاضر بچوں اور بچیوں کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد محترم ریجنل امیر صاحب نے افتتاحی خطاب میں تحریک وقف نو کی مختصر تاریخ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور اقتباسات کی روشنی میں اس تحریک کی اہمیت اور اس کے تقاضے بیان کئے اور واقفین نو اور ان کے والدین کو ان نصائح پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔

افتتاحی تقریب کے بعد بچوں اور بچیوں کی علمی استعدادوں کا جائزہ لینے کے لئے تلاوت قرآن کریم، نظم اور تقاریر کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ مقابلہ تلاوت میں تقریباً تمام بچوں نے بڑے جذبہ و شوق سے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ سب واقفین نو بچوں اور بچیوں کو تلاوت کلام پاک کو مستقل اور دائمی طور پر اپنی زندگیوں میں جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح جسمانی صحت کے معیار کو پرکھنے کے لئے کلائی پکڑنے کا دلچسپ مقابلہ بھی کروایا گیا۔ مقابلہ جات میں اول دوم سوم آنے والے بچوں اور بچیوں میں سندات امتیاز اور انعامات تقسیم کئے گئے اسی طرح اجتماع میں شامل ہونے والے تمام بچوں اور بچیوں میں سندات شرکت تقسیم کی گئیں۔

نیشنل سیکرٹری وقف نو مکرم نصیر احمد صاحب عارف نے انعامات تقسیم کئے اس موقع پر اپنے خطاب میں انہوں نے بعض امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ تحریک وقف نو میں شامل تمام بچے اللہ کے فضل سے ایک سے بڑھ کر ایک ذہین ہیں اور یہ اس تحریک کی برکت ہے۔ انہوں نے والدین کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف سے متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ ان اجتماعات سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ بچے کو آپ نے گھر میں کیا تربیت دی ہے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان "اردو" سکھانے کے ساتھ ساتھ دیگر اصلاحی پہلوؤں کو بھی مدنظر رکھ کر تربیت کی اہمیت پر زور دیا۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر تقسیم کی جانے والی ٹوپیوں

بقیہ: صفحہ نمبر ۳ پر

احمدیہ سپورٹس کلب انٹرنیشنل فرینکفرٹ کے زیراہتمام

فٹ بال اور باسکٹ بال کے ٹورنامنٹ کا انعقاد

احمدیہ سپورٹس کلب (انٹرنیشنل) فرینکفرٹ کے زیراہتمام کھیلے جانے والے سٹی چیمپئن شپ کے مقابلوں میں حلقہ Bornheim نے فٹبال کے مقابلے میں اوّل پوزیشن حاصل کر کے اپنی برتری برقرار رکھی ہے۔ Stadtmeisterschaft (سٹی چیمپئن شپ) کے سلسلہ میں کھیلا جانے والا یہ پانچواں ٹورنامنٹ تھا جو مؤرخہ 18 جولائی بروز ہفتہ فابرک سپورٹس ہال فرینکفرٹ میں منعقد ہؤا۔ اس مرتبہ کل آٹھ ٹیموں نے حصہ لیا۔ ان مقابلہ جات کی خصوصیت یہ تھی کہ گذشتہ ٹورنامنٹ کی طرح اس مرتبہ بھی البانین احمدیوں پر مشتمل نومبائعین کی دو ٹیمیں شامل ہوئیں۔ جن کا تعلق جماعت احمدیہ Gießen سے ہے۔ ٹورنامنٹ میں جونیئر سیکشن کے مقابلوں میں تین ٹیموں نے شمولیت کی۔ متعدد غیر از جماعت دوست کھلاڑی بھی شامل ہوئے۔ مقابلوں کا افتتاح محترم محمد منور صاحب عابد نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے کیا اور عبدالرحمن صاحب مبشر افسر جلسہ سالانہ نے دعا کروائی۔

لیگ سسٹم کے تحت 19 میچز کھیلے گئے۔ فٹبال کے ٹورنامنٹ میں حلقہ بورن ہائیم نے اپنے تمام میچز جیت کر اوّل پوزیشن حاصل کی جبکہ فرینکفرٹر برگ (Frankfurter-Berg) دوسرے نمبر پر رہا۔ باسکٹ بال میں حلقہ Höchst اور Grießheim کی مشترکہ ٹیم 2 پوائنٹ کے فرق سے حلقہ Ginnheim کو شکست دیکر اوّل رہی۔ جونیئر سیکشن میں حلقہ مسجد نور کی کمبائنڈ ٹیم نے Bonames کو فائنل مقابلہ میں ہرا کر پہلے نمبر پر آنے کا اعزاز حاصل کیا۔

باقی صفحہ 2 پر

اُذْکُرُوْا مَوْتٰکُمْ بِالْخَیْر

آہ ! ثاقب پیارے

"امی جان! میں ہمبرگ ڈیوٹی کرنے جانا چاہتا ہوں۔"

"بیٹے! تمہیں ڈیوٹی کرتے کتنے دن ہو گئے ہیں اور پھر ہمبرگ تو اور بھی بہت لوگ ہیں ڈیوٹی کرنے والے۔"

"نہیں امی! ان کا ثواب ان کے ساتھ اور میرا ثواب میرے ساتھ ہے"

اس فقرہ کے ساتھ ہی ثاقب کی اجازت طلب نگاہیں اپنے ابا کی طرف اٹھتی ہیں۔ وہ بیٹے کا اصرار دیکھ کر اس کی والدہ سے کہتے ہیں کہ "چلا جائے، یہ کونسا کسی میلہ کے لئے جا رہا ہے"

یہ وہ گفتگو تھی جو 20 سالہ ثاقب داؤد کاہلوں کی اپنی امی اور ابا سے 26 اگست 1998ء کی شام ہوئی اور ایک سلگتی ہوئی یاد چھوڑ گئی کیونکہ اس کے بعد اس کے والدین، بہن بھائی اور ہم سب اس پیارے ثاقب کی میٹھی میٹھی باتیں کبھی سن نہ سکیں گے۔

محترم چوہدری داؤد کاہلوں صاحب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی کا یہ جواں سال، بے حد محنتی، ذہین، مخلص اور ہر دلعزیز بیٹا 27 اگست کی شام، جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ جرمنی کے بعد فرینکفرٹ سے ہمبرگ کے لئے روانہ ہوئے، تو مزید ڈیوٹی دینے کے جذبہ سے سرشار تین نوجوان ساتھیوں کے ہمراہ ہمبرگ کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں نوجوانوں کے اس مختصر قافلے نے دو گھنٹے ٹھہر کر وقفہ بھی کیا۔ مگر اسکے تھوڑی ہی دیر بعد جمعہ کی صبح چار بجے Hildesheim نامی مقام کے قریب ان کی کار کو اچانک حادثہ پیش آگیا۔ گاڑی سڑک سے اُتر کر الٹ گئی جس کے نتیجہ میں گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے عزیزم ثاقب کو جو چوٹیں آئیں وہ اتنی شدید تھیں کہ انہوں نے عزیز موصوف کو پل بھر میں سفر آخرت طے کروا دیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون.

عزیز ثاقب کو اب ہم کبھی نہیں دیکھ سکیں گے۔ بس یہی ایک حقیقت ہے جو اسکی موت کا احساس دلاتی ہے ورنہ کسی کو اسکی موت پر یقین نہیں آتا۔ ہر کسی کو بس یہی انتظار ہے کہ ابھی ثاقب کی آواز اس کے کانوں میں آئے گی۔

پیارا ثاقب۔ جواں سال بھی تھا اور جواں ہمت بھی، Real Schule میں حصول تعلیم کے ساتھ ساتھ باپ کا ہاتھ اس طرح بٹاتا تھا کہ دفتر کا سارا انتظام گویا سنبھالا ہوا تھا۔ بہن بھائیوں کے ساتھ، رشتہ داروں کے ساتھ، دوستوں کے ساتھ انکے مراتب کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہوئے معاملہ کرنا اس کی بڑی خوبی تھی۔ خاکسار نے جب بھی اسے کسی جماعتی کام کے لئے کہا تو فوراً حاضر ہو گیا بلکہ اس نے جب کبھی از خود بھی محسوس کیا کہ اس کی مدد کی ضرورت ہے تو وہ خود ہی چلا آیا۔ مہمان نوازی کا جذبہ اس میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا چنانچہ جب کبھی کوئی مہمان آیا، احمدی ہو یا غیر احمدی اس نے خدمت کا حق ادا کیا۔ غریبوں کے لئے دل میں ایک غیر معمولی درد رکھتا تھا۔ اس کی طبیعت بے حد سادہ تھی، اور زندگی گزارنے کے لئے کسی قسم کے رکھ رکھاؤ کی بھی پرواہ نہ کی جیسا میسر آیا پہنا، جہاں اور جیسی جگہ ملی سو گیا۔

اسکی یہی خوبیاں تھیں جنہوں نے 31 اگست کی سہ پہر ناصر باغ (گروس گیراؤ) کی مسجد، صحن اور سڑکوں کو سوگوار آنکھوں اور غمگین دلوں سے بھر دیا تھا۔ اس وقت اگرچہ مسلسل بارش ہو رہی تھی اور ناصر باغ کا وسیع رقبہ احباب اور گاڑیوں سے بھر چکا تھا مگر لوگ تھے کہ زخمی دلوں کے ساتھ چلے آرہے تھے۔ انہیں بارش کی پرواہ تھی نہ ہی راستے کی دیگر مشکلات ان کے لئے رکاوٹ بن رہی تھیں۔ یہ ہزاروں ہزار چھوٹے بڑے مرد، عورتیں، عزیزم ثاقب کی نماز جنازہ میں شرکت کے لئے چلے آرہے تھے۔ ناصر باغ کی مسجد اور اس کا بیرونی صحن کھچا کھچ بھرا ہوا تھا، اس کے باوجود سینکڑوں احباب کھلے آسمان تلے ہی نماز جنازہ ادا کر سکے۔

نماز جنازہ کے بعد عزیزم موصوف کا چہرہ احباب کو دکھایا گیا۔ ہنستے مسکراتے، بھاگتے دوڑتے، زندگی سے بھرپور ثاقب کو پہلی مرتبہ اس عالم سکوت میں دیکھ کر ہر کسی کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ ہر کوئی دل کے ہاتھوں ضبط کا یارا کھوئے جا رہا تھا۔ مگر اس کے بزرگ غمزدہ والد کو خاکسار ملا تو انہیں کانپتی ہوئی آواز پر قابو پاتے ہوئے یہی کہتے سنا کہ اللہ آپ کو جزا دے۔ اللہ میرے باقی بیٹوں میں بھی ثاقب کی خوبیاں پیدا فرما دے۔ میں نے بھی دعا دی کہ اللہ آپ کو یہ صدمہ کمال حوصلہ سے برداشت کرنے کی توفیق اور ہمت دے۔ (آمین)۔

اگلے روز جمعرات کی صبح فرینکفرٹ کے جنوبی قبرستان جو کہ مسجد نور کے بالکل قریب ہے، میں مرحوم کی تدفین ہوئی۔ عام خیال تو یہی تھا کہ Workingtime ہونے کے باعث شاید چند لوگ ہی آسکیں گے۔ مگر وہاں بھی ایک ہجوم تھا جو عزیزم ثاقب کو سپرد خاک کرنے اُمڈ آیا تھا۔ یہ بوڑھے اور نوجوان دراصل ثاقب کو سپرد خاک کرنے ہی نہیں، اُسے خراج تحسین پیش کرنے آئے تھے، یہ سب لوگ کسی نہ کسی طور پر اس کے ممنون احسان تھے اور اس کے احسانات کا گویا شکریہ ادا کرنے چلے آئے تھے۔

پیارے ثاقب کو ہمیشہ کے لئے الوداع کہنا یقیناً بہت مشکل مرحلہ تھا مگر یہ بھی تو حقیقت ہے کہ

"دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے ۔۔۔ گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے"

ہمیں اطمینان ہے کہ اس بات پر کہ ثاقب کے سب لواحقین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کی کہ "بلانے والا ہے سب سے پیارا، اسی پر اے دل تو جاں فدا کر" چنانچہ آنکھیں اگرچہ آنسوؤں سے بھیگی جا رہی تھیں، دل غم کے مارے زخمی تھے مگر ہر کسی کی زبان سے ایسے کلمات ہی سننے میں آئے جن سے اللہ کی رضا پر راضی رہنے کی عکاسی ہوتی تھی۔ خدا کرے کہ ان سب لواحقین کو ان کے صبر و حوصلہ کی اعلیٰ ترین جزاء عطا ہو، عزیزم ثاقب کو جنت میں پر سکون مقام ملے اور اس کی نیک صفات اس دنیا میں اس کے عزیزوں کے ذریعہ ہمیشہ جاری رہیں۔ آمین۔ (محمد الیاس منیر۔ مربی سلسلہ جرمنی)

احباب کرام توجہ فرمائیں

جماعت احمدیہ Düsseldorf کے ایک انتہائی مخلص داعی الی اللہ اور سیکرٹری تبلیغ ریجن Nordrhein مکرم ضیاء الحق صاحب شمس (مرحوم) کے ذمہ اگر کسی کا کوئی لین دین کا معاملہ ہو تو فوری طور پر خاکسار سے درج ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

ڈاکٹر سید بشارت احمد ریجنل امیر Nordrhein

Bail-ul-Nasr , Eichhorn Str. 2-4, 50735 Köln

Ph. 0221-713307, Fax: 0221-7126197

بقیہ :- Kielerwoche میں بکسٹال

رات کو بھی دو دوست سٹال کی حفاظت کیلئے ڈیوٹی دیتے رہے۔ علاوہ ازیں 26 جون بروز جمعۃ المبارک تین بجے تا چھ بجے سہ پہر لجنہ اماء اللہ مقامی نے بھی ڈیوٹی دی۔ جس میں صدر لجنہ کے علاوہ چھ لجنات اور ایک ناصرہ شامل ہیں۔ 4 اطفال نے بھی مختلف وقتوں میں ڈیوٹی دی۔ چنانچہ یہ سٹال 28 جون کو بعد دوپہر دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

دوران سٹال مختلف دلچسپ جذبات اور احساسات اور باتیں دیکھنے اور سننے میں آئیں۔ طبیعتوں کے سختی سے نرمی میں پگھل کر محبت میں تبدیل ہونے کی ایک عجیب لذت بار بار نصیب ہوئی۔ مختلف ممالک کے بہت سے سادہ دل اور نیک فطرت مسلمانوں نے بھی اس کوشش کو بے حد سراہا اور دیار غیر میں اپنی اپنی زبان میں وافر لٹریچر دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ ان میں سے بعض ایمان افروز باتوں کا ذکر مناسب رہے گا۔ جو کہ درج ذیل ہیں۔

☆ ایک بوزنین فیملی نے اس کوشش کو سراہتے ہوئے اپنے بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں مدد کی درخواست کی چنانچہ ان سے رابطہ رہے گا اور انشاء اللہ ان کی خواہش کے مطابق انتظام کیا جائے گا۔ اسی طرح ایک بوزنین فیملی نے محبت کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اپنا ایڈریس بھی دیا۔

☆ عرب، کرد اور ترک مسلمانوں نے کلمہ طیبہ کے بینر سے محبت کا اظہار کیا۔ بعض نے اس مبارک بینر کے سایہ میں تصاویر بنوائیں۔ ایک کرد فیملی نے کلمہ طیبہ کے کارڈ لئے اور بعد میں اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ کلمہ طیبہ کے بینر کو اپنے گھر کی زینت بنانا چاہتے ہیں۔

☆ روس سے آئے ہوئے ایک ٹیچر سٹال پر تشریف لائے پہلے تو انہوں نے عدم دلچسپی سے گفتگو کی مگر کچھ دیر میں ہی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کو مائل کر دیا چنانچہ بعد میں گفتگو انتہائی دوستانہ رنگ اختیار کر گئی اور انہوں نے نہ صرف یہ کہ قرآن کریم (جرمن) حاصل کیا بلکہ اگلے روز دو نوجوان روسی طلباء کو بھی ساتھ لانے اور انہیں بھی قرآن کریم (انگلش ترجمہ والا) لے کر دیا۔ نیز انہوں نے بہت ہی محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں نے ہمیں جیت لیا ہے۔ (الحمد للہ علیٰ ذلک)

28 جون کو ہونے والی تبلیغی نشست کے لئے دعوت نامے بھی سٹال پر تقسیم کیئے گئے جن میں سے مذکورہ نشست پر تشریف لانے والے پانچ جرمن افراد نے سٹال سے ہی دعوت نامے حاصل کئے تھے چنانچہ وہ نشست میں تشریف لائے جس پر خوشی کے ساتھ ساتھ اس قسم کی نشست میں دوبارہ بھی شامل ہونے کی خواہش کا اظہار کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مخلصانہ کوشش کو قبول فرمائے اور اس میں خدمت کرنے والوں سے راضی ہو اور ان کے گھر برکتوں سے بھر دے اور پیار کی نظر فرماتا چلا جائے، مزید خدمت کی توفیق پائیں اور جن لوگوں نے اس سٹال سے فائدہ اٹھایا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کے دل احمدیت کی طرف پھیر دے اور جلد وہ اس نور سے منور ہونے کی توفیق پائیں۔ (آمین)

(خلاصہ تیار کردہ:- منور احمد آصف)

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

بقیہ :- فٹ بال اور باسکٹ بال کے ٹورنامنٹ

مہمان نومبائعین کی ٹیموں نے بھی اچھا کھیل پیش کیا اور شائقین سے داد وصول کی۔ الحمد للہ کہ تمام میچز اچھے ماحول میں اختتام پذیر ہوئے۔ اگرچہ دوران ٹورنامنٹ ایک موقع پر سپورٹس ہال کی انتظامیہ کی جانب سے ایسے تمام کھلاڑیوں کو جن کے پاس مناسب سپورٹس شوز نہ تھے کھیلنے سے روک دیا گیا مگر فرینکفرٹ کے کھلاڑیوں نے خاص طور پر اپنے مہمان بھائیوں کو کھیلنے کے لئے اپنے شوز عاریتاً پیش کر کے اخوت کا بہت اچھا نمونہ پیش کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ٹورنامنٹ کے اختتام پر مہمان ٹیم کے کھلاڑیوں کی خدمت میں بیت المقیت (مٹل ویگ) میں کھانا پیش کیا گیا۔

نومبائعین ٹیموں کی ٹورنامنٹ میں شمولیت کے واسطے اس مرتبہ بھی جماعت Gießen کے صدر محترم محمود احمد صاحب نے بہت تعاون کیا ان ٹیموں کی شرکت مرکز شعبہ تبلیغ کے تعاون اور راہنمائی سے ممکن ہوئی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سٹی چمپئن شپ کے یہ مقابلے دراصل جماعت فرینکفرٹ کے حلقہ جات میں کھیلوں کے میدان میں بیداری اور مسابقت کی روح پیدا کرنے کی غرض سے منعقد کئے جا رہے ہیں اور ان میں خدام انصار اور اطفال کو شمولیت کے واسطے مدعو کیا جاتا ہے۔ سال کے اختتام پر انشاء اللہ العزیز اوّل، دوم اور سوم آنے والی ٹیموں کو انعامات دیئے جائیں گے علاوہ ازیں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے کھلاڑیوں کو خصوصی انعامات بھی دیئے جائیں گے۔

اس سلسلہ کے اگلے ٹورنامنٹ میں توقع ہے کہ فرینکفرٹ کے تمام حلقہ جات کی ٹیموں کے علاوہ حسب سابق نومبائعین کی ٹیمیں جن میں اس مرتبہ افریقی اور عرب احمدیوں کی ٹیمیں بھی شامل ہوں گی، اس ٹورنامنٹ میں شریک ہوں گی۔ سپورٹس کلب کی جانب سے فرینکفرٹ کے نزدیک کی جماعتوں سے اس سلسلہ میں تعاون کی درخواست ہے۔

فرینکفرٹ کے خدام و انصار و اطفال کے لئے احمدیہ سپورٹس کلب کے زیر اہتمام ہفتہ وار فٹبال اور باسکٹ بال کے کھیل کی باقاعدہ ٹریننگ Heinrich-Kleyer سکول کے سپورٹس ہال میں جاری ہے۔ دلچسپی رکھنے والے احباب مکرم مبشر چوہدری صاحب سے ٹیلیفون نمبر 069-639980 یا فلاح الدین خان صاحب (صدر احمدیہ سپورٹس کلب) سے ٹیلیفون نمبر 069-517135 یا خاکسار قمر احمد عطاء سے ٹیلیفون نمبر 069-97981802 پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

(قمر احمد عطاء، سیکرٹری احمدیہ سپورٹس کلب فرینکفرٹ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم فتح محمد صاحب جاوید (وصیت نمبر 27722) ولد مکرم مبارک احمد صاحب اگر خود یا ان کے جاننے والے یہ اعلان پڑھیں تو از راہ کرم شعبہ وصایا جرمنی کو درج ذیل پتہ پر موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار، محمد رشید جوئیہ (سیکرٹری وصایا جرمنی)

Ahmadiyya Muslim Jamaat

Mittelweg 43, 60318 Frankfurt/M.

Germany

ایک فدائی خادم سلسلہ اور پر جوش داعی الی اللہ ــــــ ضیاء الحق شمس

از قلم:۔ مکرم و محترم زبیر خلیل خان صاحب (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ جرمنی)

ابتدائے آفرینش سے ہی یہ دستور رہا ہے کہ ہر چیز فانی ہے قائم و دائم صرف ذات باری تعالیٰ ہے جو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی۔ روزمرہ وقوع پذیر ہونے والے اس سلسلۂ فنا میں بعض واقعات اس طریق سے رونما ہو جاتے ہیں کہ اپنے پیچھے انمٹ اور گہرے نقوش چھوڑ جاتے ہیں اور نہ صرف اپنے قریبی ماحول کو بلکہ عمومی ماحول کو بھی افسردہ اور سوگوار کر جاتے ہیں۔ کچھ ایسے ہی حالات ضیاء الحق شمس کی وفات حسرتناک سے بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ کار کے ایک دردناک حادثہ میں نہ صرف وہ خود جاں بحق ہو گئے بلکہ ان کی نوجوان زوجہ بھی جانبر نہ ہو سکی اور ایک ہفتہ کے بعد وہ بھی اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی (انا للہ وانا الیہ راجعون) دونوں کی اموات کا دردناک پہلو یہ ہے کہ میاں بیوی اپنے پیچھے چار کمسن بچے چھوڑ گئے ہیں۔ بڑی بیٹی صرف آٹھ سال کی ہے جبکہ چھوٹا بچہ صرف دو سال کا ہے۔

ضیاء الحق شمس مرحوم اپنی ذات میں حقیقتاً ایک بے مثل اور نایاب شے تھا۔ نجی، خاندانی یا ذاتی معاملات کا تو خاکسار کو علم نہیں تاہم جہاں تک جماعتی معاملات کا تعلق ہے یہ شخص جماعتی خدمات کے سلسلہ میں جرمنی جماعت کے ہراول دستے کا انتہائی مستعد کارکن تھا۔ گذشتہ چند سالوں سے دعوت الی اللہ کے میدان میں ضیاء الحق نے جو خدمات سرانجام دیں وہ جرمنی کی تاریخ احمدیت میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے لائق ہیں۔ جرمنی بھر میں دعوت الی اللہ کا شوق رکھنے والے تمام عہدیداران اور افراد جماعت ضیاء الحق شمس کی دعوت الی اللہ کی تڑپ اور جنون سے واقف ہیں۔

1996ء میں وہ اپنے ریجن کے سیکرٹری دعوت الی اللہ کے علاوہ جماعت Düsseldorf کے صدر بھی تھے۔ خاکسار کو انہوں نے دعوت دی کہ آکر وہ ہال دیکھ لیا جائے جہاں پر حضور اقدس کے ساتھ البانین تبلیغی میٹنگ منعقد کرنا مقصود تھی۔ خاکسار بعض دوسرے عہدیداران کے ہمراہ جب Düsseldorf پہنچا تو ضیاء الحق شمس صاحب ہم سب کو مذکورہ ہال میں لے گئے۔ وہ ہال کیا تھا ایک قسم کا سٹور تھا اور کسی زاویہ سے بھی اس لائق نہ تھا کہ یہاں حضور اقدس کے ساتھ البانین کی میٹنگ کرائی جاسکتی ہو۔ ہم تمام کے تاثرات سننے کے بعد ضیاء الحق شمس صاحب کہنے لگے کہ اگر یہاں میٹنگ کی منظوری عنایت کر دی جائے تو وہ ذاتی دلچسپی لے کر اس ہال ہو وہ چمک دیں گے کہ یہ ہال کسی بھی دوسرے بڑے ہال سے خوبصورتی میں پیچھے نہ رہے گا۔ تذبذب اور گومگو کی کیفیت میں بہر حال انہیں اجازت دے دی گئی۔ ایک ماہ کی مسلسل محنت اور ضیاء الحق شمس کے ذاتی وقار عمل کیوجہ سے اس ہال کو اس قدر خوبصورت بنا دیا گیا کہ میٹنگ والے دن یہ ہال کسی بھی بڑے اور عمدہ ہال سے کمتر نہیں تھا۔ ذات باری تعالیٰ نے اس شخص کی محنت کو یوں قبول فرمایا کہ اس میٹنگ میں توقع سے بڑھ کر چار صد سے زائد زیر تبلیغ افراد شامل ہوئے اور دو صد سے زائد افراد کو جماعت احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ (فالحمد للہ علیٰ ذالک)

ضیاء الحق شمس جس شہر میں رہتے تھے وہاں ہر سال کتابوں کا ایک بہت بڑا میلہ لگتا ہے۔ دنیا بھر سے لوگ اس میلہ میں شرکت کیلئے آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ضیاء الحق شمس جیسے فدائی داعی الی اللہ کو یہ توفیق دے رکھی تھی کہ وہ ہر سال بڑے اہتمام کے ساتھ اس میلہ کتب میں جماعت کا تبلیغی سٹال لگاتے اور جماعت کے پیغام کو عام کرنے میں مگن رہتے۔ ڈوزل ڈورف کا میلہ، جماعت احمدیہ کا سٹال اور ضیاء الحق شمس ایک تکون کے تین کونے بن چکے تھے اور کئی سالوں سے یہ سلسلہ جاری تھا۔ چنانچہ امسال منعقد ہونے والے میلہ میں سٹال سے متعلق رپورٹ ضیاء الحق صاحب شمس کی طرف سے ہی اخبار احمدیہ میں شائع ہو چکی ہے جس میں انہیں اللہ کے فضل سے سٹال پر تشریف لانے والے ایک جرمن کو حلقہ بگوش اسلام کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی، اللہ تعالیٰ انہیں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

اپنے بچوں میں احمدیت سے محبت اور خلافت حقہ سے وفاداری کے جذبات اجاگر کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ حال ہی میں تمام بچوں کو قادیان دارالامان دکھلانے لے گئے اور بڑے ہی پیار اور اہتمام کے ساتھ اس بستی دارالامان کی تاریخ اپنے بچوں کو بتلائی۔ مقامی، ریجنل اور مرکزی سطح پر منعقد ہر تقریب میں بچوں کو ساتھ لے کر آتے تاکہ انہیں جماعت کا ادراک اور فہم ملتا رہے۔

امسال جلسہ سالانہ UK پر بچوں کے ساتھ گئے ہوئے تھے۔ جرمن جماعت کے لئے مخصوص پرائیویٹ خیمہ جات کے علاقہ میں خاکسار کی فیملی کے خیمہ کے ساتھ ہی ٹینٹ لگا رکھا تھا۔ جلسہ کے دنوں میں روزانہ ہی ملاقات رہتی۔ غالباً جلسہ سالانہ UK کا دوسرا روز تھا صبح ہی صبح ایک ویگن کیچڑ میں پھنس گئی دو خدام کے ساتھ خاکسار نے کافی کوشش کی مگر نہ نکل سکی مدد کیلئے ادھر اُدھر نظر دوڑائی یہ اپنے بچوں کے ساتھ خیمہ کے نزدیک نظر آئے۔ خاکسار نے آواز دی تو بچوں سمیت دوڑے آئے اور سب نے انتہائی اخلاص اور وفا کے ساتھ اس ویگن کو کیچڑ سے نکالنے میں مدد کی۔ اس سارے واقعہ میں اپنے اور بچوں کے کپڑے کیچڑ میں لت پت ہو گئے مگر مسکراتے ہوئے چل دیئے کہ دوسرے کپڑے بدل لیں گے۔

جلسہ کے اختتام پر جب جرمنی کے لئے خاکسار روانہ ہونے لگا تو الوداعی مصافحہ کرتے ہوئے ان سے دریافت کیا کہ آپ کا کیا ارادہ ہے کہنے لگے کہ بس آپ چلیں انشاء اللہ پیچھے پیچھے شام کو ہم بھی آرہے ہیں تاہم اس وقت کسی کو کیا معلوم تھا کہ یہ کہنے والا کہ آپ چلیں ہم بھی پیچھے پیچھے آتے ہیں، منزل مقصود پر پہنچنے کی بجائے ملک عدم کو سدھار جائے گا۔ مزید حسرتناک پہلو اس حادثہ کا یہ بھی تھا کہ لندن سے سینکڑوں میل کی مسافت بخیر و عافیت طے کر لینے کے بعد جب اپنے گھر سے صرف دو کلومیٹر کے فاصلہ پر تھے کہ Düsseldorf شہر میں واقع ایک سرنگ سے گزرتے ہوئے ان کی کار کو حادثہ پیش آگیا اور سر پر گہری چوٹیں آئیں جس کے باعث تھوڑی ہی دیر میں دم توڑ گئے۔ اہلیہ کو بھی سر پر شدید چوٹیں آئیں جس کے باعث تقریباً ایک ہفتہ تک موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد وہ بھی وفات پا گئیں۔ ضیاء الحق شمس چونکہ خود موصی تھے لہذا ان کی میت کو پاکستان لے جا کر بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ بعد ازاں انکی اہلیہ کی نعش بھی پاکستان بھجوا دی گئی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جب اس دردناک حادثہ کی اطلاع دی گئی تو آپ کو بھی بہت دکھ اور صدمہ پہنچا اور آپ نے اپنے اس صدمہ اور دکھ کا اظہار ایک خطبہ جمعہ میں بھی کیا۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں ضیاء الحق شمس کے بچوں کی پرورش کی نگرانی براہ راست امیر صاحب جرمنی فرما رہے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جہاں وہ ضیاء الحق شمس مرحوم اور ان کی اہلیہ کے لئے مغفرت کی دعا کریں وہاں ان معصوم بچوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں جن کو درحقیقت ابھی تک تلخ حقیقت کا مکمل اندازہ ہی نہیں کہ ان کے ساتھ کتنا بڑا حادثہ رونما ہو چکا ہے اور وہ ماں اور باپ کی محبتوں اور رحمتوں والی آغوش سے محروم ہو چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ خود ان کا حامی و ناصر ہو جائے۔ (آمین)

بقیہ:۔ دعوت الی اللہ میں قابل تقلید مساعی

مزید برآں جماعت Aalen میں دو عدد ترک (کرد) میٹنگز ہوئیں۔ اسی طرح Weiblingen, Langenau اور Stuttgart کی جماعتوں میں بھی کرد دوستوں کی نشستیں منعقد ہوئیں۔ جہاں مربی سلسلہ مکرم منیر احمد صاحب منور نے شرکت فرما کر نہایت احسن رنگ میں جماعت کا پیغام پہنچایا۔

اسی طرح اکثر جماعتوں میں بہتر شکل میں تبلیغی سٹال باقاعدگی سے لگنے شروع ہو گئے۔ جن میں Stuttgart, Renningen, Waldshut اور Bietigheim کی جماعتیں قابل ذکر ہیں۔

اسی طرح وقف نو کے بچوں کے حوالہ سے جماعت Renningen نے ایک وسیع پکنک کا پروگرام بنایا۔ جس میں کھانے، پینے، سیر کے علاوہ ریجنل امیر صاحب اور ریجنل قائد صاحب کی شمولیت اور ان کی طرف سے جلسہ سالانہ جرمنی کے متعلق ہدایات کے پروگرام بھی شامل تھے۔ اس پکنک میں 51 افراد بچوں سمیت شامل ہوئے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حقیر کوششوں میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناصر رشید فاروقی، ریجنل نمائندہ اخبار احمدیہ جرمنی)

جماعت احمدیہ Kiel کے زیر انتظام مورخہ 28 جون 1998ء کو Kinder Garten کے ایک ہال میں ساڑھے گیارہ بجے جرمن تبلیغی نشست منعقد ہوئی۔ اس میں شرکت کے لئے مرکز سے محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش ایک روز پہلے ہی مقامی جماعت میں پہنچ گئے تھے محترم ریجنل امیر صاحب کی زیر صدارت اس نشست کا آغاز تلاوت قرآن کریم (معہ جرمن ترجمہ) سے ہوا۔ محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے اپنا اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور سوالات کی دعوت دی۔ شروع میں تو سوالات کرنے میں کچھ توقف سا رہا مگر آہستہ آہستہ متعدد سوالات ہونے لگے۔ جن کے جوابات سے تشفی ہونے کے آثار ان مہمانوں کے انہماک، دلچسپی اور محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش کے ساتھ مثبت بلا تکلفی سے جھلک رہے تھے۔ اس نشست میں پانچ جرمن شامل ہوئے یہ تعداد توقع سے کم رہی مگر تعداد کم ہونے کی ایک بڑی وجہ Kieler Woche کا میلہ تھا۔

اڑھائی گھنٹے تک جاری رہنے والی اس نشست کے اختتام پر مہمانوں کی خدمت میں پاکستانی کھانا پیش کیا گیا جو انہیں بے حد پسند آیا۔ اس نشست میں مقامی جماعت کے 6 اطفال اور 4 ناصرات شامل ہوئیں۔ ریجن سے محترم کولمبس خان صاحب ریجنل امیر اور محترم منور احمد صاحب آصف ریجنل قائد خدام الاحمدیہ نے شمولیت فرما کر ہماری رہنمائی اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ محترم ریجنل امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقع پر ویڈیو بھی تیار کی گئی۔

مکرم محمد رفیق صاحب صدر جماعت مقامی اور جملہ دوستوں نے اس نشست کے منعقد کرنے اور میزبانی کے فرائض انجام دینے میں بہت محنت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ نشست کے بعد محترم ہدایت اللہ صاحب ہبش نے جماعت مقامی کے اطفال اور ناصرات سے بھی الگ میٹنگ کی اور ان کی تعلیم و تربیت کا کچھ جائزہ لیا اور بعض نکات سمجھائے جو انہیں روزمرہ کی زندگی اور سکولوں میں پیش آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید نیک کاوشوں کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(رپورٹ: محمد شفیق طاہر، سیکرٹری تبلیغ Kiel)

بقیہ:۔ واقفین نو کا پہلا سالانہ اجتماع

اور ان کے اوپر سٹکرز سے متعلق انہوں نے وضاحت سے بتایا کہ جس کمپنی نے یہ ٹوپیاں مہیا کیں انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ خرابی کی صورت میں نئی ٹوپیاں دی جائیں گی چنانچہ جلسہ کے دنوں میں ہی یہ صورت حال سامنے آئی کہ بارش کی وجہ سے سٹکر خراب ہو گیا تھا لہذا اب انشاء اللہ ٹوپیاں دوبارہ حاصل کی جائیں گی اس سلسلے میں درخواست ہے کہ ٹوپیوں کے سٹکر وغیرہ کو نہ اتارا جائے بلکہ جونہی آپ کو واپسی کی اطلاع ملے تو بحفاظت واپس کر دیں تاکہ دوسری ٹوپی مہیا کی جاسکے۔

اختتامی خطاب محترم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب (مربی سلسلہ) نے فرمایا جس میں انہوں نے وقف نو کی تحریک کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر بچپن سے ہی اولادوں کی تربیت پر زور دیا۔ بچوں کو آسان اور عام فہم زبان میں چھوٹی چھوٹی عمدہ باتیں بتائیں جو زندگی بھر ان کے کام آنے والی ہیں مثلاً انہیں سچ کا عادی بننے اور جھوٹ سے اجتناب کی تلقین کی، اسی طرح صفائی اختیار کرنے اور عمدہ عادات اپنانے اور ان پر قائم ہونے کی طرف توجہ مبذول کروائی اس ضمن میں محترم مربی صاحب نے مختلف مثالیں دے کر مزید وضاحت کی۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے والدین سے مخاطب ہوتے ہوئے حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی بے نظیر قربانی کی یاد دلاتے ہوئے وقف کی روح کی وضاحت کی اور کہا کہ اپنے بچوں کے اندر اس روح کو پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس طرح ان کی تربیت کریں کہ وہ ہر میدان میں، ہر امتحان میں پورے اترنے والے ہوں۔ انہوں نے اس راہ میں پیش آنے والے مختلف واقعات کے رنگ میں قربانی کے اس معیار کو ہر وقت پیش نظر رکھنے کی تاکید کی۔ اس کے بعد ریجنل سیکرٹری صاحب وقف نو نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔

ساڑھے سات گھنٹے تک جاری رہنے والے اس اجتماع میں ریجن بھر کی مختلف جماعتوں سے 52 بچے اور 35 بچیوں نے شرکت کی جبکہ کم و بیش پچاس احباب و مستورات نے بھی اس موقع پر تشریف لا کر واقفین نو کی حوصلہ افزائی کی۔

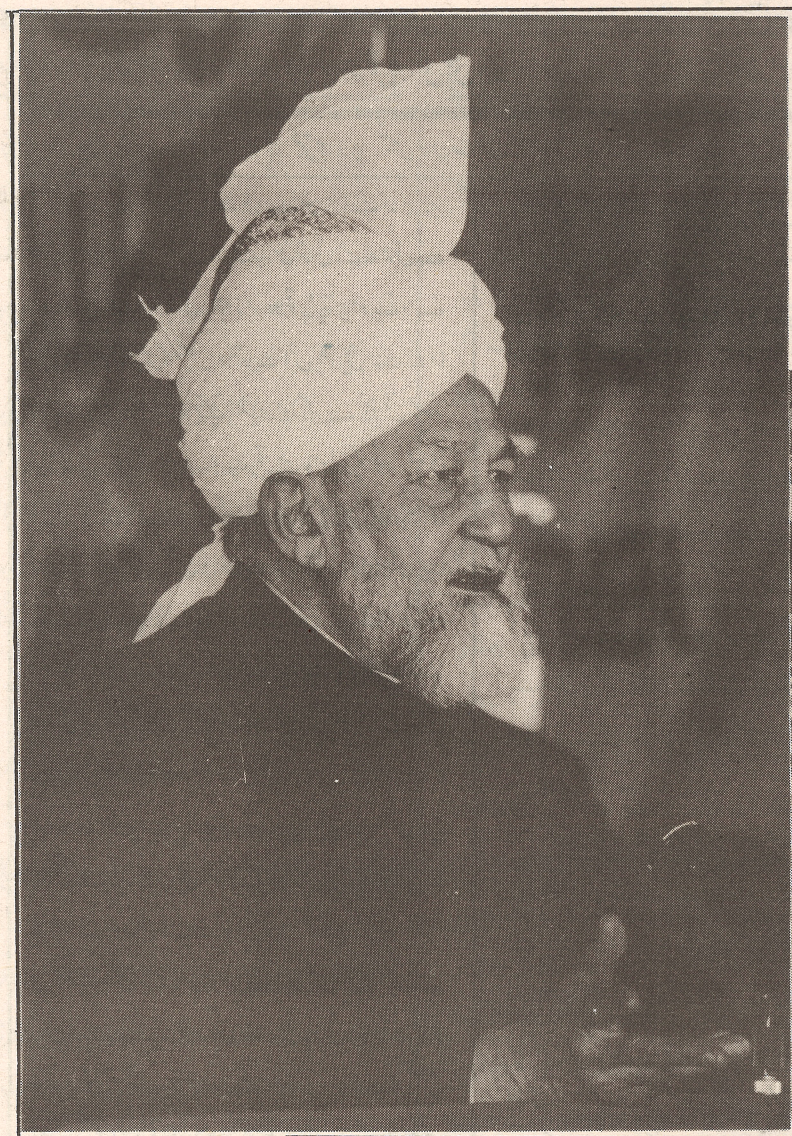

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کے حالیہ دورہ جرمنی (19 تا 31 اگست 1998ء)
کے چند تاریخی مناظر

جلسہ سالانہ جرمنی 1998ء کے موقع پر حاضرین اپنے پیارے آقا کی روح پرور نصائح سننے میں ہمہ تن گوش ہیں

یہ سعادت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے

بیت الرشید ہمبرگ میں جرمن افراد کے مجلس سوال و جواب کا منظر

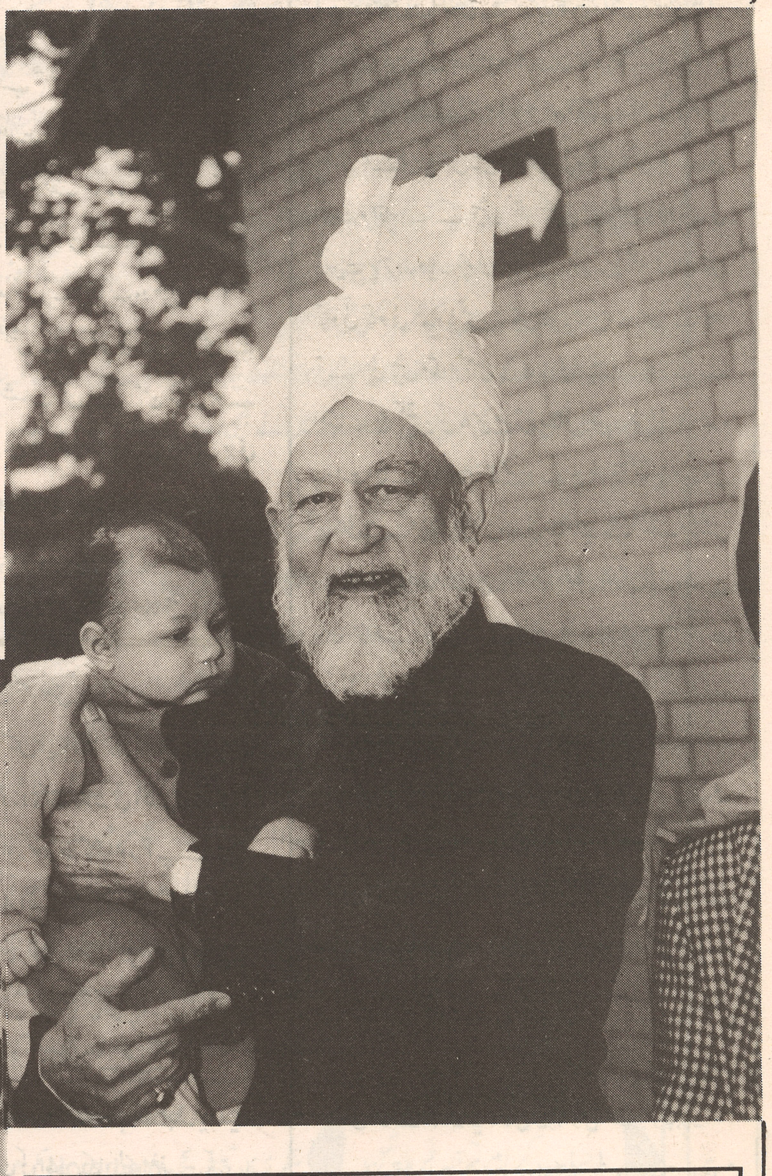

ایک البانین خوش نصیب بچہ جسے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کا پیار حاصل کرنے کی سعادت عطا ہوئی

تصاویر بشکریہ:- محترم شاہد عباسی صاحب فرینکفرٹ